

احسان سے فائدہ اٹھانے کے قابل نہ رہا۔

یہ مضمون مرزا نے تقریباً انھیں الفاظ میں ایک اور جگہ بھی لکھا ہے :  
 مُند گئییں کھولتے ہی کھولتے آنکھیں، ہے ہے  
 خوب وقت آئے تم اس عاشقِ بیمار کے پاس



۱۔ لغات۔ بازارِ سر دہونا:

مند اڑ جانا۔ بے رونق ہونا۔

شرح۔ محبوب کے خط نکل

آیا اور اس کے حسن و جمال کا بازار

مند اڑ گیا۔ شاید اس کے رخسار

کا خط بجھی ہوئی شمع کا دھواں تھا۔

شمع بجھتی ہے تو اس میں سے

دھواں اٹھتا ہے، گویا دھوئیں

کا اٹھنا شمع کے بجھ جانے کی دلیل

ہوتا ہے۔ مرزا نے دود کو خط

سے، شمع کو حسن و جمال اور شمع

کشتہ کو حسن و جمال کی انفرادی

سے تشبیہ دی۔

۲۔ شرح : اے دل !

تو نے کیوں اپنے انجام کی طرف

سے آنکھیں بند کر رکھی ہیں ؟

بہتر یہی ہے کہ تو شوقِ دیدار

میں بتیاب نہ ہو، صبر و ضبط سے

آمدِ خط سے ہوا ہے سر و جو بازارِ دوست

دودِ شمع کشتہ تھا، شاید خطِ رخسارِ دوست

اے دل نا عاقبت اندیش ضبطِ شوق کر

کون لا سکتا ہے تابِ جلوہٗ رخسارِ دوست

خانہ ویراں سازیِ حیرت، تماشا کیجیے

صورتِ نقشِ قدم ہوں رفتہ رفتہ رخسارِ دوست

عشق میں بیدارِ شکِ غیر نے مارا مجھے

کُشتہ دشمن ہوں آخر، گرچہ تھا بیمارِ دوست

چشمِ مارِ روشن، کہ اُس بیدارِ دل شاد ہے

دیدہٗ پر خوں ہمارا، ساغرِ سرشارِ دوست

غیر یوں کرتا ہے میری پریش اس کے ہجر میں

بے تکلف دوست ہو جیسے کوئی غمِ خوارِ دوست